مرثیہ
شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

جس دم رضا مسافر ملک عدم ہوئے — بیکس تقی پہ جور و جفا درد و غم ہوئے
بابا سے چھوٹے اور اسیر ستم ہوئے — دشمن شہ انام کے اہل ستم ہوئے
بابا اٹھے جو سر سے تو قسمت الٹ گئی
تیغ الم سے چین کی ہستی ہی کٹ گئی

گوشہ نشیں تھے بعد پدر شاہِ خوش خصال — مولا سے معتصم کو عداوت رہی کمال
تیور جو اسکے بدلے جفاؤں کا تھا یہ حال — شہ کو سکوں کی سانس بھی لینا ہوا محال
قبر نبی سے ہائے چھڑایا امام کو
بغداد میں لعیں نے بلایا امام کو

بلوا کے شہ کو قید کیا وا مصیبتا — بیکس پہ ٹوٹی ظلم و جفا وا مصیبتا
تھی تنگ شہ پہ آب و غذا وا مصیبتا — تھے فاقہ کش امام ہدا وا مصیبتا
اک بے وطن تھا درد و مصیبت کے واسطے
جان رسول اور اذیت کے واسطے

ہوتا تھا ظلم جب تو سر اپنا جھکاتے تھے — سہتے تھے ظلم عضو بدن کانپ جاتے تھے
لب پر کبھی گلے کے نہ الفاظ لاتے تھے — کرتے تھے شکر آنکھوں سے آنسو بہاتے تھے
کہتے تھے غم گوارا ہے امت کے واسطے
دنیا میں آئے درد و مصیبت کے واسطے

مرثیہ
شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

سہہ سکے ظلم قید کے شہ کا ہوا یہ حال — لاغر تھا جسم ضعف سے مظلوم تھا نڈھال
بڑھتی رہیں جفائیں اذیت رہی کمال — ہونٹوں پہ جان آ گئی جینا ہوا محال
رنج و الم کی دل پہ چھری جب گذرتی تھی
رہ رہ کے آہ آہ جگر سے اُبھرتی تھی

اس حال پر بھی رحم نہ کھایا ہزار حیف — بیکس کو سم لعیں نے کھلایا ہزار حیف
پھر قبر مصطفیٰ کو ہلایا ہزار حیف — پھر روح فاطمہؑ کو رلایا ہزار حیف
مجروح قلب سید لولاکؐ کر دیا
سم سے تقی کا ہائے جگر چاک کر دیا

اترا گلے سے زہر ستم وا مصیبتا — دل پر رواں تھا خنجر غم وا مصیبتا
تڑپے زمیں پہ شاہ امم وا مصیبتا — کس درد کا تھا زہر ستم وا مصیبتا
غربت میں ہائے ہائے تڑپنا امام کا
ہر سمت ہائے یاس سے تکنا امام کا

مظلوم کو سنبھالنے والا کوئی نہیں — بیکس کا ہاتھ تھامنے والا کوئی نہیں
کوہ الم کو ٹالنے والا کوئی نہیں — جاتی ہے جاں سنبھالنے والا کوئی نہیں
مولا تڑپ رہے ہیں زمیں تھرتھراتی ہے
ہونٹوں پہ آہ آہ کی آواز آتی ہے

مرثیہ
شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

وقت اخیر پاس جو دلدار آگیا　　علم خدا کا پانے کو اسرار آگیا
پھیلا کے ہاتھ بولے کہ غمخوار آگیا　　میرا وصی جہان کا سردار آگیا
نائب کیا پسر کو پڑھا کلمہ شان سے
قبلہ کی سمت رخ کیا اٹھے جہان سے

سر پیٹو مومنو کہ قضا کر گئے تقی　　اس قید میں تڑپتے ہوئے مر گئے تقی
دنیا سے پیشِ خالقِ اکبر گئے تقی　　حسرت یہ دے رہی ہے صدا مر گئے تقی
ہر دل پہ آج داغ ہے تازہ غریب کا
زندانمیں ہے زمیں پہ جنازہ غریب کا

غربت میں اٹھ رہا ہے جنازہ امام کا　　دل کو دکھا رہا ہے جنازہ امام کا
سبکو رلا رہا ہے جنازہ امام کا　　تربت کو جا رہا ہے جنازہ امام کا
حال انبیا کا غم سے بہت دردناک ہے
اور سر پہ مصطفیٰ کے پڑی غم کی خاک ہے

شیعوں نے شہ کا لاشہ اتارا مزار میں　　اس بے وطن کا لاشہ لٹایا مزار میں
تلقین پڑھ کے شانہ ہلایا مزار میں　　غربت زدہ کو ہائے چھپایا مزار میں
پیوندِ قبر بیکس و مسموم ہو گئے
مظلومیت سے قبر میں مظلوم سو گئے

مرثیہ
شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

ہے روح فاطمہ کی صدا ہائے اے تقی[۲] مقتولِ تیغِ زہرِ جفا ہائے اے تقی
غربت میں آئی تجھکو قضا ہائے اے تقی غربت میں ہائے مارا گیا ہائے اے تقی

آزار سہکے ہائے سدھارے جہان سے
ہے ہے تڑپ تڑپکے سدھارے جہان سے

مدحت کہے کہ فاطمہ پرسہ قبول ہو یا مصطفیٰ و مرتضیٰ پرسہ قبول ہو
حسنین شاہ دوسرا پرسہ قبول ہو ہر ایک آل مصطفیٰ پرسہ قبول ہو

دادا کا پرسہ لیجئے یا بارہویں امام[۴]
پرسہ قبول کیجئے یا بارہویں امام[۲]